

بِغَيْرِ حَاجَةٍ نَحْمَدُكَ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ نَحْمَدُكَ رَسُولَ اللَّهِ

حَبِيبِ اللَّهِ

اراکین سینیٹ، ممبران قومی و صوبائی اسمبلی، علماء، وکلاء، صحافی
دانشوروں اور سیاستدانوں سے خصوصاً اور پاکستانی مسلمانوں کیلئے عموماً



پاکستانی رشیدیوں کی بارگاہ رسالت، ازواج مطہرات
اور اصحاب رسول کی شان میں گستاخانہ بیانات کی ایک جھلک
پھرنے کہنا! ہمیں خبر نہ ہوئی

مؤلف: مولانا محمد اعظم طارق

کتابچہ میں دیا گیا کوئی بھی حوالہ غلط ثابت کرنے والے
کو دس ہزار روپیہ فی حوالہ انعام دیا جائے گا۔

چیلنج

منقبت خلفائے راشدین

شاعر اسلام بروت

اپنا جواب آپ تھے صدیق نامدار
بعد از نبی رسولؐ کی امت کے پاسدار
معمورۂ صدیقیت کا اعلیٰ شاہکار
تھے ناشرِ قرآنِ نبوت کے یارِ غار

صلہ وفا کا دیکھئے اعزازِ ہمتکار

ایدی سکون پاگئے بہ پہلوئے مزار

بیزان امتیاز پر ڈالیں اگر نظر
بھکتے ہوئے پڑوں یہ ہیں فاروقِ جلوہ گر
کردارِ شخصیت کا تابدار وہ گہر
اقدارِ تشخص کا ہے یہ قصہ مختصر

پیدا تو ہوئے یوں بھی ملاطون سے بشر

لیکن نہ کوئی ماں نے جنا ثانی مہمشر

لاٹانی حیا دار تھے رفقاءِ نبیؐ میں
یہ جو ہر کردار نہاں تھا نہ کسی میں
تھام سبھی کا لہجہ تھا دربارِ سخن میں
ملکوت کے اوصاف تھے عثمانِ غنیؓ میں

تخلیص منصبی نہ تھی ایماں کے دھنی میں

سرِ حق میں دے دیا تھا تشنہ لبی میں

جو محفل اصحابؓ کی زینت نہ ہوں علیؓ
بھروسٹ میں ستاروں کے مثل چاند ہیں نبیؐ
سوئی ہے اک رفیق بنا محفلِ نبیؐ
ملتی ہے جس کے فیض سے ستاروں کی روشنی

یوں تو نبیؐ کے بے شمار جانشین ہیں

لیکن عزیزِ جان یہی چار یار ہیں

پیش لفظ

(از محترم بناب صلاح الدین صاحب مدیر اعلیٰ ہفت روزہ تکبیر)

مسلمانوں میں گروہ بندی کا آغاز اختلاف عقائد کی بنا پر نہیں، شخصیات کی افضلیت میں اختلاف کی بنا پر ہوا یہ مسئلہ جو رحلت نبوی کے فوراً بعد نمودار ہوا، خلافت راشدہ کے آخری زمانے تک اپنے عروج کو جا پہنچا۔ تاہم نہ صرف اس وقت تک بلکہ اس کے بعد بھی ایک طویل مدت تک تمام مسلمانوں کے عقائد بالکل یکساں رہے لیکن بعد کے ادوار میں یہ سیاسی اختلاف، مذہبی رنگ اختیار کر کے عقائد کے اختلاف تک جا پہنچا جس کے سبب آج مسلمان کہلانے والوں میں ایسے فرقے بھی موجود ہیں جو کلمہ، قرآن، اذان، نماز، روزہ اور زکوٰۃ سے لے کر نظام تعزیرات اور نکاح و طلاق کے قوانین تک ہر معاملے میں امت کے سوا داعظم سے مختلف ہیں۔ رواداوی کا جو مزاج اسلام بناتا ہے اس کی بنا پر سوا داعظم نے ان فرقوں کے ساتھ ہمیشہ کشادہ دلی کا سلوک کیا ہے لیکن یہ امر انتہائی تکلیف دہ ہے کہ اس کے باوجود ان میں سے بعض کی جانب سے ”عقیدہ تبرّا“ کے نام پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین صحابہ کرام اور اہل بیت المؤمنین کو جن کو اللہ دنیا ہی میں اپنی رضا و خوشنودی کی سند عطا کر چکا ہے، کھلی گالیاں دی جاتی ہیں اور ان مقدس ہستیوں پر رکیک الزامات عائد کئے جاتے ہیں یقیناً یہ ایسا گھناؤنا اور اشتعال انگیز عمل ہے جسے کوئی بھی غیر متد مسلمان برداشت نہیں کر سکتا۔ حدیث

نبوی کے مطابق اس کے ایمان کا تقاضا ہے کہ برائی کو دیکھے تو ہاتھ سے مٹا دے۔ اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے اس کے خلاف احتجاج کرے اور اگر اس کی سکت بھی نہ رکھتا ہو تو کم از کم دل میں اس پر اذیت محسوس کرے کیونکہ اس کے بعد ایمان کا کوئی درجہ باقی نہیں رہتا۔ اس لئے کوئی صاحب ایمان اس صورت حال کو ٹھنڈے پٹیوں بہر حال برداشت نہیں کر سکتا زیر نظر پمفلٹ بھی اسی ایمانی سمیت کا علمی اظہار ہے اس کے مؤلف جناب اعظم طارق صاحب نے اس میں بے شمار کتابوں میں سے چند منتخب اقتباسات جمع کر دیئے ہیں جن میں صلابہ کراٹم کی شان میں کھلی گستاخیاں کی گئی ہیں اور جو اسلامی جمہوریہ پاکستان کہلانے والی مسلمانوں کی اس عظیم مملکت میں ہلا روک لوک شائع ہو رہی ہیں۔

کوئی بھی مہذب معاشرہ اپنی مقدس ہستیوں کو گالیاں دینے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ اگر کسی کی طرف سے عقیدے کے نام پر تبرا کی آزادی مانگی جاتی ہے تو یہ صریحاً اشتعال انگیزی ہے۔ جو لوگ اس عقیدے کے حامل ہیں وہ خود بھی یقیناً ایسے کسی مطالبے کا کوئی معقول جواز پیش نہیں کر سکتے۔ ان سے اُمت مسلمہ کے سوا دا اعظم کے اختلافات کا بنیادی سبب، صدیوں سے تحریری اور زبانی طور پر جاری ان کا یہی مکروہ عمل ہے۔ اگر وہ نیک نیتی کے ساتھ اس سے دستبردار ہو جائیں تو بلاشبہ فساد کی جڑ ختم ہو جائے گی۔ اس مختصر پمفلٹ میں شامل اقتباسات دراصل ان حضرات کے لئے ایک سوال ہیں کہ آخر اس قطعی غیر شریعہ بنائے بلکہ رذالت پر مبنی عمل کا ان کے پاس کیا جواز ہے اور اگر عام مسلمان اپنی غیرت ایمانی کی بنا پر اس حرکت پر ان کے خلاف کوئی اقدام کریں تو اسے کس بنیاد پر غلط قرار دیا جاسکتا ہے۔

اس معاملے میں حکومت پاکستان کی روش بھی بہت سے سوالات پیدا کرتی ہے۔ ایک طرف تو اس کی حساسیت کا یہ حال ہے کہ جب ایک جریدے میں سلمان رشدی کے جرم کو بے نقاب کرنے کے لئے اس کی شیطانی کتاب کی مذمت میں لکھے جانے والے مضمون میں کتاب کے چند اقتباسات شامل کر دیئے گئے تو اس کے انتہائی ذمہ دار افراد اور ذرائع ابلاغ نے اس جریدے ہی کو اصل مجرم قرار دینے کے لئے آسمان سر پر اٹھالیا اور اس کے خلاف ہر ممکن کارروائی کر ڈالی گئی لیکن دوسری طرف اس کے تجاہل عارفانہ کا عالم یہ ہے کہ اس نے صریحاً صحابہ کرامؓ کی توہین کی نیت سے لکھی جانے والی ان کتابوں کو اشاعت کی کھلی چھوٹ دے رکھی ہے۔ وہ نہ ان پر پابندی لگاتی ہے نہ ان کے لکھنے والوں کو اسلام کی مقدس ہستیوں پر بے بنیاد تہمت تراشیوں کے جرم میں مقدمہ چلا کر عبرتناک سزا دلانے کا اہتمام کرتی ہے۔

آپ کی خدمت میں یہ پمفلٹ جس مقصد کے لئے ارسال کیا جا رہا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو حیثیت اور مقام دیا ہے اس کے مطابق اپنے اثرات کا مکمل استعمال کرتے ہوئے صحابہ کرامؓ اور اہل ایمان کی توہین پر مبنی اس مکروہ عمل کے فوری سدباب کے لئے ہر ممکن اقدام کیجیے کہ یہ آپ کے ایمان کا تقاضا ہے اور روزِ محشر رسولِ خداؐ آپ سے بھی یہ پوچھ سکتے ہیں کہ جب دنیا میں ناموس رسالت کو لوٹا جا رہا تھا تو آپ نے اسے بچانے کے لئے کیا کیا؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تقریظ

از شہید ناموس صحابہ علامہ حق نواز جھنگوی (قائد انجمن سپاہ صحابہ پاکستان)
محمد و فصلی علی رسولہ الکریم

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین ماہتاب رسالت کے چمکتے ہوئے ستارے
ہی نہیں بلکہ قرآن کریم کی عظمتوں اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امین
ہیں۔ صحابہ کرام درحقیقت قرآن کریم اور اس پر بنی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے ہر عمل کے محافظ ہیں۔ یہودیوں کے ایجنٹوں اور دشمنان اسلام نے
ہمیشہ صحابہ کرامؓ کو بدنام کرنے اور ان پر الزامات لگانے میں کوئی کسر نہ
چھوڑی کیونکہ وہ اس بات کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ ہی قرآن
و سنت کے پیکر اور اس کے امین و محافظ ہیں اگر ان کی عظمتوں اور
رفعتوں کو کم کر دیا جائے تو اسلام کی ساری عمارت ڈھسے جائے گی یہودیوں
کے ایجنٹوں نے ایک مسلسل اور مرتب کوشش کے ذریعہ صحابہؓ کی
عظمت کے دامن کو تار تار کرنے کے لئے کتابوں اور لٹریچروں کا سہارا لیا
ہے۔ مولانا اعظم طارق جو ایک انتہائی مخلص نوجوان عالم باعمل ہیں انہوں
نے بعض دریدہ دہنوں کی کتابوں کے اقتباسات جمع کئے ہیں جن کو پڑھکر
کوئی مسلمان بھی اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ سکتا۔ میں مولانا اعظم طارق
کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے سوئے ہوئے مسلمانوں کو بیدار
کرنے کی ایک منصفانہ کوشش کی ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

میں نے یہ کتابچہ مرتب کیوں کیا؟

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ، اما بعد۔

اگر کچھ عرصہ قبل بدنام زمانہ دریدہ دہن و بد زبان رشدی کی ناپاک جسارت کے خلاف عالم اسلام نے بالعموم اور پاکستان کے علماء سیاستدان ، دانشور و کلام ، طلباء اور صحافی حضرات نے بالخصوص صدائے احتجاج بلند کر کے اپنی دینی حمیت و غیرت اور مذہبی بیداری کا ثبوت نہ دیا ہوتا تو شاید میں ایک طویل عرصہ تک اپنی قوم کے مخصوص روادارانہ مزاج اور حکومت کی مجرمانہ و معنی خیز خاموشی کی بنا پر اس اہم مسئلہ کی طرف آپ کو دعوت فکر دینے کی کوشش نہ کرتا۔

لیکن اب میں امید کرتا ہوں کہ جو قوم شیطان رشدی کے خلاف سراپا احتجاج ہی نہیں بلکہ سرکف ہو کر میدان میں نکل آنے کا مظاہرہ کر چکی ہے وہ یقیناً پاکستان کی سرزمین پر موجود ان بدبودار گندے کیڑوں کا بھی نوٹس لے گی جن کی زبان و قلم سے نکلنے والا مواد ملعون رشدی سے کہیں زیادہ بدبودار اور گندہ ہے۔ لیکن ان گندگی کے ڈھیروں کو تقیہ کی چادر اوڑھا کر مارکیٹوں اور بک اسٹالوں کی زینت بنا دیا جاتا ہے۔

مجھے یقین ہے کہ عشقِ مصطفیٰ اور حبِ اہل بیت و اصحابِ رسول سے سرشار مسلمان اس تبراً باز ٹولہ کا نہ صرف محاسبہ کریں گے بلکہ قادیانیوں کی طرح اس گروہ کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے اپنا قانونی، مذہبی اور اخلاقی فریضہ بھی ادا کریں گے۔

میں نے اس کتابچہ میں سرِ درست ڈیڑھ درجن سے زائد پاکستان میں شائع

ہونیوالی اور کچھ ایران سے شائع ہو کر پاکستان میں سرعام فروخت ہونیوالی کتب کے جدیدہ جدیدہ حوالہ جات نہایت ذمہ داری کے ساتھ حرف بہ حرف نقل کئے ہیں چند مقامات پر طویل عبارات کے اہم اہم اجزاء اس انداز میں پیش کئے ہیں کہ پورا واقعہ بھی سامنے آجائے اور طوالت بھی نہ ہو۔

امید ہے کہ محقق اور قائل حضرات کو دشواری اور پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔

آخر میں میں بارگاہِ ایزدی میں دست بدعا ہوں کہ رب العالمین اس کتابچہ کو ترتیب دینے کے مقصد میں کامیابی نصیب فرمائے اور اُمتِ مسلمہ کو تقیہ کی اوٹ میں گات لگائے ہوئے تبرّابِ دشمن سے محفوظ رکھے اور ان تمام حضرات کو جنہوں نے اس کتابچہ کی تدوین و ترتیب اور نشر و اشاعت کے سلسلہ میں داعم و داعمے سخیئے تعاون فرمایا ہے۔ دین کی سعادتوں سے ہمکنار فرمائے۔ آمین

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محمد اعظم طارق

خطیب جامعہ صدیق اکبر متصل محمدی (انگن) چورنگی

نارتھ کراچی

اشتمع رسالت کے پڑانوں کے خلاف ⑨ پاکستانی رشیدیوں کی ہرزہ سرائی کی ایک جھلک

عبارت منغلط از کتاب چراغ مصطفوی اور شرارِ بولہبی
حصہ اول منصف اشتیاق کاظمی ناشر جامعہ زینبیہ بخاری رکیٹ وعدہ کالونی لاہور

مذہب شیطان کو پہلے قبول کر نیوالے ابو بکرؓ ہیں

عبارت : شیطان کے بعد اس کے مذہب کو سب سے پہلے قبول کرنے
والا چھپیٹن اول جناب حضرت ابو بکرؓ ہیں
ص ۱۸

ہمارے پاس ابو ہریرہؓ جیسے راویوں کیلئے لعنتُ بترآ

عبارت : میرے ایسے بھائیوں کو ایسا اللہ مبارک ہو اور ایسے ابو ہریرہؓ
جیسے راوی بھی مبارک ہوں ہمارے لئے ان جیسے راویوں کے لئے لعنت و
ترا کے سوا کچھ نہیں ہے
ص ۲۰

ابو بکرؓ بدھو کا بدھو تھا

عبارت : حالانکہ ابو بکرؓ خود بھی جانتا تھا کہ میں بدھو کا بدھو خلافت کے
اہل نہیں۔
ص ۴۲

صحابیت کی سند لعنت سے نہیں بچا سکتی

عبارت : کیا صحابی اسی کو کہتے ہیں جو رسول کریمؐ کو اذیت پہنچائے اور
پھر رسول کریمؐ پر اترے ہوئی کتاب کو جلانے کا آرڈر دے دے۔ صرف اپنی بادشاہت
کے بل بوتے پر سنی لوگ ان لوگوں کے ایسے تمام عیوب پر پردہ ڈالنے کے لئے صحابی
کا لیبل چمٹا دیتے ہیں لیکن صحابی کی سند ان لوگوں کو لعنت سے نہیں بچنے
www.jmmpak.tk

شیخ رسالت کے پرانوں کے خلاف ① پاکستانی رشدیوں کی ہرزہ سرائی کی ایک بھلک

دے گی کیونکہ لعنت اپنے گھر خود تلاش کر لیتی ہے ص ۳۱۔۳۲

لعنتی خلفاء ابوبکر۔ عمر۔ عثمان

عبارت : خدا جانے مسلمانوں نے علیؑ کو چوتھی جگہ کیسے تسلیم کر لیا۔ ہمارا مشورہ تو یہی ہے کہ علیؑ کو ان جیسے ”لعنتی خلفاء“ کے درمیان میں سے نکال کر کوئی اور ان جیسا رکھ لیجئے گا ص ۱۵

عمر صاحب بارگاہ خداوندی آپ خارج شدہ

عبارت : عمر صاحب یہ کیا ہوا آپ نے تو حضرت ابوبکرؓ کی خوشامد کیلئے انہیں خلیفہ بنایا تھا تا کہ بعد میں میرا راستہ باطل ہموار ہو جائے لیکن ابوبکرؓ تو کہہ رہے ہیں کہ میں ناراض ہوں کہ انہوں نے مجھے خلافت کے چکر میں پھنسا دیا۔ عمر صاحب یہ تو وہی بات ہوئی نا

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ ادھر کے رہے نہ اُدھر رہے

بارگاہ خداوندی میں سے پہلے آپ خارج شدہ کیونکہ ہر بدعت میں آگے جناب عمر تھے۔ ص ۳۳

ابوبکر ملعون

عبارت : لیکن یہ بات چلتی آئی ہے کہ نیکوں کی اولاد ید اور بعض ملعونوں کی اولاد قابل احترام ہوتی ہے جس کی زندہ مثال حضرت محمد بن ابی بکر ہیں ص ۵۴

معاویہ ابوہریرہ کافر و مرتد تھے

عبارت : اب صحابہ کے خلاف زبان درازی کرنے والے کے خلاف تو آرڈیننس جاری ہوتے ہیں اور صحابہ بھی وہ جو کافر و مرتد تھے مثلاً معاویہ ابوہریرہ وغیرہ وغیرہ ۔

مر ۷۹

عمر نے متعہ کیوں بند کر دیا

عبارت : خدا جانے عمر نے متعہ کو کیوں بند کر دیا تھا شاید اس لئے کہ متعہ کے صیغے پڑھنے میں کچھ دیر لگ جاتی ہے اور حضرت عمرؓ بڑے جذباتی آدمی تھے وہ اپنے جذبات کو قابو میں نہ رکھ سکتے تھے ۔ لہذا انہوں نے سوچا اتنے کون صیغے اور خطبہ پڑھتا پھرے کیوں نہ اسے ختم کر کے ایسا قانون جاری کیا جائے کہ بس کسی عورت کے پاس گیا اور جلدی جلدی جو کرنا تھا کر لیا ۔ اتنا وقت کون ضائع کرے کہ صیغے پڑھتا پھرے پھر عورت سے پوچھے کہ مجھے قبول کیا کہ نہیں اتنی مصیبت کب برداشت ہوتی ہے کسی جذباتی آدمی سے

مر ۸۲ - ۸۳

رسول کے فرمان کی قدر نہ کر نیوالے

ابوبکر عمر عثمان معاویہ

عبارت : علیؓ کوئی ابوبکر ۔ عمر ۔ عثمان ۔ معاویہ وغیرہ وغیرہ نہیں ہیں کہ رسولؐ کے فرمان کی قدر نہ کریں ۔

شیخ رسالت کے پرانوں کے خلاف (۱۳) پاکستانی رشیدیوں کی ہرزہ سرائی کی ایک جھلک

ابوبکر - عمر شیطان ہیں

عبارت : نخبی کو شیطان لکھنے والے ملاں ذرا شیعہ کی کتاب کیلئے منظرہ کا مطالعہ کر تجھے علم ہو جائے گا کہ شیطان کون ابوبکر - عمر یا حمیسی -

(ص ۱۱۱)

عبارت منقذہ از کتاب پرہ اٹھتا ہے

مصنف ملا شاہ زعیم فاضل حسد اول رحمت اللہ علیہ کھار اور گڑھی بمبئی بازار

دور خدا راشدہ خون ریزیوں و رسفا کیوں کیا دوتھا

جس کے سامنے ہلاکو و چنگیز کی وارداتیں دم

توڑتی نظر آتی نہیں

عبارت : خلافت راشدہ جس کا آج دنیا میں ڈنکا بجایا جا رہا ہے اپنی سفاکی اور ظلم و جبر کی بھیانک واردات کے اعتبار سے ایک ایسا دور حکومت اور عہد ستم رانی ہے کہ اس پر بھی ایک قرطاس ایضاً شائع کرنے کی ضرورت بڑی شد سے محسوس کی جا رہی ہے یہ خلافت راشدہ جس نے اپنے تین خلیفوں کے زمانہ اقتدار میں اپنوں پر بھی شب خون مارے اور بیگانوں پر بھی تنگ و تاز کی اس

بیان کرنے کیلئے بھی ایک طویل دفتر درکار ہے ص ۵ دیباچہ

جس نظام حکومت کو خلافت راشدہ کے پرفریب نام سے تعبیر کیا جا رہا ہے وہ انسانیت کی تذیل کا ایسا سیاہ دور تھا کہ اس کی خوریزیوں اور سفاکیوں کے سامنے چنگیز و ہلاکو کی داستانیں اور وارداتیں دم توڑتی نظر آتی ہیں۔ ص ۶ دیباچہ

عمر نے وہ اُدھم مچایا کہ غنڈے اور بد معاش بھی ان ذلیل حرکتوں کا تصور نہیں کر سکتے

عبارت : ایک بد نہاد انسان (عمر) لکڑیاں لے کر پیغمبرؐ کی محنت جگر کے مکان کو آگ لگانے پہنچا اور کس طرح اس نے اس موقع پر اُدھم مچایا کہ غنڈے اور بد معاش بھی اس قسم کی ذلیل حرکتوں کا تصور نہیں کر سکتے لیکن با ایں ہمہ آج وہی بد قماش لوگ مسلمان قوم کے ہیرو ہیں اور لوگ ان کے نام پر بغلیں بجاتے اور نعرے لگاتے ہیں

ص ۷ دیباچہ

مسلمان قوم نسل انسانی کی بدترین قوم

عبارت : اور واقعہ بھی یہی ہے کہ مسلمان قوم کی تاریخ ناپسای، ناشکر گزاری احسان فراموشی اور بے مروتی کی داستانوں سے بھری پڑی ہے اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ تاریخ نسل انسانی میں کسی بدترین قوم کا کردار اتنا گستاخا نہیں جیسا کہ مسلمان قوم کا ہے

ص ۱۱

خلیفہ اول دوم حضورؐ کے نام پر گلچرے اڑنے والے اکابرِ خیرین

عبارت : اور خلیفہ اول و دوم دونوں نے اس معرکہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور حضورؐ کے نام پر گلچرے اڑنے والے ان دونوں ”اکابرینِ خیرین“ کو اسلام کے نامور ہیرو قرار دیتے ہوئے ذرہ برابر نہیں شرماتے۔

شیخ رسالت کے پرانوں کے خلاف (۱۴) پاکستانی رشیدیوں کی ہر وہ سرانی کی ایک جھلک

جلیل القدر صحابہ کی بدعنوانیاں بکثرت تھیں

عبارت : اس جماعت رکانگریس ہند کی صف اول کی قیادت کسی ایسی بدعنوانی میں ملوث نہیں ہوئی جس قسم کی بدعنوانیوں کے تذکرے بعض جلیل القدر صحابہ کی مقدس شخصیتوں کے حالات میں بکثرت ملتے ہیں، خویش پروری، اقربانوری جبر و استبداد، بیت المال میں تصرف بے جا، قومی خزانہ کا استحصال جنسی بے راہ روی، عیش و عشرت، جوڑ توڑ سازش دسیہ کاری، اخلاقی حدود کی پامالی غرض یہ کہ ہر وہ برائی جسے کسی مہذب معاشرہ میں برداشت نہیں کیا جاسکتا خلافت راشدہ کے اس دور میں اس کا چلن عام تھا (ص ۲۲-۲۳)

کتاب پردہ اٹھانے کی کوششیں - ملاحظہ ہوں

خلیفہ دوم کی شرانوشی

(ص ۲۱۱)

خلافت راشدہ کا اسلام ایک خون آشام مذہب

(ص ۱۱۲)

ابو ہریرہ ایک ضمیر فروش راوی

ص ۷۳

شمع رسالت کے پڑانوں کے خلاف (۱۵) پاکستانی رشتہ یوں کی ہرزہ سرائی کی ایک جھلک

دس جہنیموں والی جھوٹی روایت اور اس کا جھوٹا

راوی عبد الرحمن بن عوف

(مر ۱۹۷)

زانی سپہ سالار خالد بن لید

(مر ۱۹۵)

خلیفہ دوم کی تضاد بیانیاں

(مر ۱۱۰۳)

ایک اور ضمیر فروش راوی

(مر ۱۸۷)

شان صحابہ ایک بے مسمیٰ لفظ

(مر ۱۰۴۳)

مغیرہ بن شعبہ ایک بد فطرت انسان

(مر ۱۸۹)

بخاری ایک بد نہاد محدث

(مر ۱۸۴۳)

اشیخ رسالت کے پر وانوں کے خلاف (۱۶) پاکستانی رشیدیوں کی ہرزہ سرائی کی ایک بھلک

صحابہ سے دشمنی کا مروڑ کیوں اٹھ رہا ہے

(ص ۱۶۹)

حرامیوں کی پہچان

(ص ۱۸۷)

عبارت معتقد (کتاب چار بار

مصنف عبدالمکرم مشتاق : شریعت اسلام یک یحییٰ نزد خودہ اثنا عشری مسجد راجی

شیعان اہلبیت کے حق میں اترنے والی آیات

قرآنیہ کی من گھڑت تاویلات کی گئیں

عبارت : وہ قرآنی آیات جو حضرات اہلبیت اور شیعان اہلبیت کے حق میں نازل ہوئیں ان کی من گھڑت تاویلیں اور خود ساختہ تفسیر مرتب کی گئیں اور بڑے محتاط طریقہ سے ان کا اجرا کیا گیا فضائل و مناقب کی احادیث کی اشاعت کو ممنوع قرار دیا گیا اور بارگاہ رسالت سے عطا شدہ القابات کو غیر مستحق افسر کچھ حق میں غضب کر لیا گیا صاحبان اقتدار کی شان میں جھوٹی احادیث وضع کی گئیں ۔

(ص ۱۹)

برسر اقتدار طبقہ کی جھڑپ علی کو لوگوں کی یاد سے محو کرنے کی کوشش

عبارت : برسر اقتدار طبقہ کی کوشش ہی رہی کہ حضرت علیؑ اور ان کے ساتھی اصحاب کے متعلق ان دونوں امور کو لوگوں کی یاد سے محو کر دیا جائے ۔ ص ۲۰

سیرت شیعین یہ تھی کہ احادیث پر سنسر شپ عائد کر دی جائے

عبارت : سیرت شیعین یہ تھی کہ حکومت کو چاہئے کہ احادیث رسولؐ پر قبضہ کرے اور محض ان احادیث کی اشاعت کی اجازت دے جو حکومت کے حق میں مضر نہ ہوں اپنی مخالف احادیث کو ہر ممکن طریقے سے روکے بالکل اسی طرح جیسے آج کے زمانہ میں اخبارات پر سنسر شپ عائد کر دی جاتی ہے یا حکومت پریس کنٹرول کی تدبیریں سوچتی ہے اور ٹرسٹ بنا کر اپنی من پسند خبروں کو چھانپنے کی اجازت دیتی ہے۔ - ص ۲۳

خلفاء ثلاثہ اور معاویہ کی حکومت کا جزو مشترک مخالفت علی تھا

عبارت : حضرت ابو بکر کا مقابلہ حضرت علی سے تھا اور حضرت عمر کے متعلق بھی حضرت علی نے حضرت عبداللہ ابن عمر سے کہا تھا اگر تیرا باپ نہ ہوتا تو کوئی بھی میری مخالفت نہ کرتا اسی طرح حضرت عثمان بن عفان اور معاویہ بن سفیان کا مقابلہ بھی حضرت علیؓ کے تھا لہذا مخالفت علیؓ ان ساری حکومتوں کا جزو مشترک ہوا۔ - (ص ۲۱ - ۲۲)

عمر بے جہوریہ کے تابوت میں کیل ٹھونک دی

عبارت : اصحاب احادیث رسولؐ کو جمع کرنے کے حق میں تھے مگر حضرت عمر کی رائے اس کے خلاف ہوئی خود اس مسئلہ میں حضرت عمر نے

شیخ رسالت کے پرانوں کے خلاف ۱۸ پاکستانی رشیدیوں کی ہرزہ سرائی کی ایک جھلک

اجماع امت کی مخالفت کرتے ہوئے اپنے ایک ہمینے کے استخاروں پر عمل کیا اور ایک نہایت ضروری امر شریعت میں اپنی اکیلی رائے مسلط کر کے جمہوریت کے تابوت میں کیل ٹھونک دی ۔ (ص ۲۷)

زمانہ شیخین میں حدیث کے راوی خارجیوں کے دست تھے

عبارت ۱ : ہر حال لگے ہاتھوں یہ بھی ثابت ہو گیا کہ زمانہ شیخین میں حدیث کے روایت کرنے والے خارجیوں کے دوست تھے اور مثل خوارج حضرت علی کے مخالف تھے ص ۲۸

غلط اعتقاد کی اشاعت کے لئے جبر و ظلم و تعدی کا کام لیا

عبارت ۱ : جبکہ احادیث سے حضرت علیؓ خلیفہ بلا فصل ثابت ہوئے تھے لہذا اس غلط اعتقاد کی اشاعت نہ صرف عمداً اور قصداً کی گئی بلکہ طاقت و جبر اور ظلم و تعدی سے اسے رواج دیا گیا کیل بہانہ کہ یہ عقیدہ لوگوں کے تن من میں رچ گیا ص ۳۶

عبارات مغلفہ از کتاب مسدیقی اکبر فاروقی عظمیٰ مصنف عبدالکریم مشاق

اس کتاب کے مضامین کا خلاصہ یہ ہے کہ صدیق اکبر اور فاروقی کے القابات دراصل حضرت علی کے لئے تھے ابو بکر و عمر نے یہ القابات چھین کر اپنے اوپر چسپاں کر لئے جب کہ وہ قرآن و سنت کی روشنی میں مغضوب قرار پانے لگے

(از مرتب)

صدیق اکبر اور فاروق اعظم کا خطاب دربار نبوت

سے حضرت علی علیہ السلام کو مرحمت ہوا

عبارت : کتب اہل سنت والجماعت میں درج شدہ روایات سے یہ بات مکمل طور پر ثابت ہوتی ہے کہ ”صدیق اکبر“ کی طرح خطاب ”فاروق اعظم“ بھی دربار نبوت سے حضرت علی علیہ السلام کو مرحمت ہوا (ص ۱۴۴)

تعبیر ہے کہ ہمارے اہلسنت بھائی ان واضح ارشادات

پیغمبر کو نظر انداز کرتے ہوئے حضرت علی علیہ السلام

کے مقابلے میں حضرت عمر بن الخطاب کو فاروق اعظم تسلیم کر رہے ہیں ۱۵

لہذا منطقی نتیجہ یہ ہوا کہ برہنہ صیح بخاری و صحیح مسلم و علی شرط الشیخین حضرت ابو بکر کو منضوب رسول تسلیم کرنا پڑتا ہے (ص ۲۶)

لہذا ہم اس وجہ سے بھی حضرت ابو بکر کو صدیق اکبر تسلیم کرنے سے معذور ہیں کیونکہ وہ چالیس برس کی عمر میں مسلمان بنے اور قبل از اسلام ان کا نام عبد الکعبہ تھا۔ (ص ۲۴)

اسی طرح ”فاروق اعظم“ بھی وہی قرار دیا جاسکتا ہے جو حق و باطل میں امتیاز کر سکے لیکن اسلام سے قبل حضرت عمر کی زندگی باطل کی پرستش میں گزری۔ نیز اسلام لانے کے بعد بھی اکثر واقعات ملتے ہیں کہ حضرت عمر حق و باطل میں فسق نہ کر سکے۔

شیخ رسالت کے پروانوں کے خلاف (۳۰) پاکستانی رشدیوں کی ہرزہ سرائی کی ایک جھلک

عبارات مغلطہ از کتاب تمام عصر
مصنف علی کبر شاہ ساجدہ ایڈیٹری یوسف پٹاوارہ کراچی

عمر کے بارہ میں تاریخ سچ بولتی ہے مگر مسلمان

یہ سچ پسند نہیں کریں گے

عبارت : ہم نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو پرکھنے کا ارادہ کیا اور جب یہ فیصلہ کیا کہ تاریخ کے تقاضے بھی پورے کریں گے تو لرز گئے کہ مسلمان کی حکومت اور پھر ایسی جلیل القدر رستی کہ جسے نوع انسانی میں بعد انبیاء دابو بکر کو چھوڑ کر سب سے افضل سمجھا جاتا ہے۔ تاریخ سچ بولتی ہے اور مسلمان یہ سچ پسند نہیں کریں گے۔

یہ کیسے ممکن ہے کہ ہزاروں افراد صحابیت

کی وجہ عادل اور قابل تقلید ہو جائیں

عبارت : مسلمان سمجھتے ہیں کہ ہزاروں آدمی جو اسلام لائے اور مرتے دم تک اسلام پر قائم رہے اور رسول اللہ کی صحبت اٹھائی چاہے وہ مختصر ترین ہی رہی ہو صحابی ہوئے۔ مگر یہ کیسے ممکن ہے کہ ہزاروں افراد محض اس صحابیت کی وجہ سے عادل اور قابل تقلید ہو جائیں (ص ۱۰)

رسول اللہ کی صحبت اٹھانے والے کا قابل

تقلید بن جانا مصحف کہ خیر اصول ہے

عبارت : یہ اصول کہ جس کلمہ گو نے رسول اللہ کی محض تھوڑی سی

بھی صحبت اٹھائی وہ عزت کی بلندی پر پہنچ کر قابل تقلید بن گیا نہ صرف مضحکہ خیز ہے بلکہ خلاف عدل بھی ہے یہ اسی اصول کی برکت ہے کہ عمر بن عبدالعزیز جیسے زاہد و متقی خلیفہ کے لئے کسی کے استفسار پر ایک فقہیہ نے کہا معاویہ کے گھوڑے کے سموں سے اٹھنے والی گرد عمر ابی عبدالعزیز سے بہتر ہے کیونکہ وہ صحابی ہیں۔ ص ۱۱

حضرت عمر سے بدگمانی رکھنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا

عبارت : جہاں تک حضرت عمر کا سوال ہے تو اگر ان سے بدگمانی رکھی جائے تو کوئی فرق نہیں پڑے گا کیونکہ آپ کے ذریعہ سے اصل دین تو بہت کم پہنچا آپ نے خود کل ستر حدیثیں روایت کیں اور دوسروں کو اشاعت حدیث سے منع فرمایا۔ (ص ۱۲)

اشاعت حدیث سے عمر کے مفادات خطرہ

میں پڑتے تھے

عبارت : احادیث کی اشاعت سے لوگوں کو روکنے کی وہ وجوہات نہیں تھیں جو روایات میں بیان کی گئی ہیں بلکہ اصل وجوہات یہ ہیں کہ عمر نہیں چاہتے تھے کہ احادیث کی عام اشاعت سے ان مفادات خطرے میں پڑیں۔ (ص ۱۴)

حضرت عمر کے نسب پر تعریض، آپ کے نسب میں ایسی باتیں ضرور تھیں کہ جن کے زبان پر آجانے سے گھڑتے تھے

عبارت : خاندانِ فہم کی ایک حدیث فضیل ابن عبدالعزیٰ بن خطاب

کے تصرف میں تھی جب نفیل کا انتقال ہو گیا تو ان کے بیٹے عمرو بن نفیل نے اپنے باپ کے بعد ان کی اس عورت کو اپنے تصرف میں لے لیا تو اس عورت سے عمرو بن نفیل کے بیٹے زید پیدا ہوئے اس طرح زید کی ماں ہی خطاب کی ماں تھیں اور یہ زید سعید بن زید بن عمر بن نفیل کے باپ تھے اسی طرح یہاں محبت پر تصرف کی اور بھی روایات موجود ہیں کہ جس کی وجہ سے حضرت عمر اور ان کے باپ دادا کے درمیان رشتے اور بھی پیچیدہ ہو جاتے ہیں گو کہ ان تمام روایات کے بارے میں کچھ نہیں کہا جاسکتا تاہم آپ کے نسب میں ایسی باتیں ضرور تھیں کہ جن کے زبان پر آجانے سے ڈرتے تھے۔ ص ۲۶۳-۲۶۴

ہم سمجھتے ہیں کہ حضرت عمر کے نسب میں خرابی کی وجہ سے انکی عظمت گھٹانا صحیح بات نہیں ہے

حضرت عمر کو جنگ کے موقع پر سفیر بنانے کا یہ مطلب نہیں کہ آپ کو بڑی عزت و احترام کی نظر سے دیکھا جاتا تھا

عبارت : حضرت عمر کو جنگ کے موقع پر سفیر بنانے کا یہ مطلب نہیں لیا جاسکتا کہ آپ کو بڑی عزت و احترام کی نظر سے دیکھا جاتا تھا اور بڑا صاحب تدبیر شخص سمجھا جاتا تھا۔ (ص ۲۶۳)

خالد بن ولید نے مالک بن نویرہ کو قتل کیا اور ان کی حسین بیوی سے زنا کیا تھا

عبارت : حضرت عمر خالد بن ولید کے لئے تو حضرت ابو بکر کے پیچھے

شمع رسالت کے پڑانوں کے خلاف (۲۳) پاکستانی رشیدیوں کی ہرزہ سرائی کی ایک جھلک

ہی پڑ گئے کہ انھیں مغرور کر دیئے مگر ابو بکر ایکا رہی کرتے رہے حالانکہ خالد نے بے گناہ مالک بن نویرہ کو قتل کیا تھا اور اس کی حسین بیوی کے ساتھ زنا کیا تھا ص ۱۵

عراق پر فوج کشی کی کوئی شرعی وجہ نہ تھی

عبارت : معلوم ہوا کہ عراق پر فوج کشی کی کوئی شرعی وجہ نہیں تھی ص ۱۲۱

حضرت عمر کی ساری جنگیں کشور کشائی اور قوم

کے فائدے کے لئے تھیں

عبارت : حضرت عمر مصر پر لشکر کشی کے لئے تیار نہ تھے اجازت دینے کے بعد بھی مطمئن نہ تھے ۔۔۔ دراصل حضرت عمر کے خوف اور بے یقینی نے یہ بات ثابت کر دی کہ اب تک ساری جنگیں کشور کشائی اور قوم کے فائدے کے لئے کی گئیں تھیں ۔ ص ۱۳۶

آپ کے دور خلافت میں تمام جنگیں کسی شرعی

یا اخلاقی جواز کے بغیر لڑی گئیں

عبارت : ہمارے مؤرخین انہیں عجوبہ روزگار فاتح کی حیثیت سے پیش کرتے ہیں مگر ہم یہ دیکھتے ہیں کہ تمام جنگیں کسی شرعی یا اخلاقی جواز کے بغیر لڑی گئیں ۔ ص ۱۴۶

عمر کی زندگی میں قدم پڑ پھٹاوا ملیگا

عبارت : مگر بات صرف بات کے فیصلہ کی نہیں ہے حضرت عمر

شیخ رسالت کے پرانوں کے خلاف (۱۷) پاکستانی رشیدیوں کی ہرزہ سرائی کی ایک جھلک

کی زندگی میں قوت قدم قدم پر پھٹا دلے گا (ص ۱۸۳)

جاگیردار اور سرمایہ دار طبقہ حضرت عمر کا پیدا
کیا ہوا تھا

عبارت ۱ ہوایہ کہ رسول اللہ کی وفات کے چند ہی برس بعد عالم اسلام
اور خاص کر مدینہ میں ایک بڑا جاگیردار طبقہ پیدا ہو گیا۔۔۔۔۔ یہ جاگیردار اور
سرمایہ دار طبقہ حضرت عمر کا ہی پیدا کیا ہوا تھا ص ۲۰۷

خالد بن ولید کے چنگیزی مظالم

عبارت ۱ سب سے بڑھ کر ظلم ڈھانے والے مشی اور خالد تھے مشی نے
خود حضرت عمر کے دور کی جنگوں میں مظالم کئے مگر خالد نے بہت کم، مگر ان سے کوئی
باز پرس نہیں کی گئی خالد بن ولید کے چنگیزی مظالم کو حضرت ابو بکر کے دور کے ہیں مگر
ان کو محض سرداری سے معذور کرنا انصاف کے تقاضوں کی بجائے سیاست اور
مصلحت وقت کے تقاضوں کے مطابق تھا۔ مجرم مجرم رہتا ہے چاہے جرم کئے ہوئے
عمر صہ گذر جائے (ص ۷۷، ۱)

عبارات مغفلہ از کتاب اصحاب رسول کی کہانی قرآن و حدیث کی زبانی
مصنف ابو عرفان سید عاشق حسین نقوی ناشر مکتبہ المعارف جامعہ کالونی کراچی

اسے کتاب کی سرخیاں

بعض صحابہ نے خدا اور رسول کے حکم سے سرکشی
و گستاخی کی

ص ۳۰

صحابہ کی شراب نوشی

(رد ۱۳)

اصحاب کے ہاتھوں اصحاب کی ذلت رسوائی

(رد ۳۴)

دفن رسول میں صحابہ کا کردار

(رد ۳۵)

حضرت عمر کی بدعت

(رد ۶۲)

حضرت عمر سے عورتیں زیادہ فقیہ تھیں

(رد ۶۳)

حضرت عمرؓ کے بارے میں انتہائی شرمناک عبارت کی فوٹو

حضرت کا نام عمرؓ کنیت ابو حفص اور کہا جاتا ہے کہ لقب فاروق تھا۔ حضرت عمرؓ کو مسلمانوں کی اکثریت رسول اکا دو سرا خلیفہ تسلیم کرتی ہے۔ حضرت عمرؓ کی ولادت اور اسلام قبول کرنے کے واقعات عجیب ہیں۔ ان کے نسب کے متعلق اصحاب فی نسب اصحابہ اور التبیح فی نسب العرب نے تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔ ایک راز کی بات کے عنوان سے رقمطراز ہیں کہ حضرت عبدالملک کو حبشہ سے ایک حسین کنیز جس کا نام مناک تھا ہدیہ میں ملی تھی۔

اشیخ رسالت کے پرانوں کے خلاف (۳۷) پاکستانی رشدیوں کی ہرزہ سرائی کی ایک جھلک

وہ حضرت کی بکریاں چرایا کرتی تھی اور اس کو فعلِ بد سے محفوظ رکھنے کیلئے حضرت عبدالملک نے چمڑے کی شلوار پہنا رکھی تھی۔ اسی طرح حضرت کے اونٹ پرانے کے لئے ایک غلام تھا۔ جس کا نام نوزل تھا۔ دونوں کی چراگاہیں علیحدہ علیحدہ مقرر کر رکھی تھیں۔ ایک دن نوزل منہا کی چراگاہ میں پہنچ گیا اور اس حسینہ و حمیلہ کو دیکھتے ہی نوزل ذر فقیہ ہو گیا۔ اور اس کے اما دے بدل گئے۔ اس نے منہا کو کافی بہلایا یا پھسلایا۔ لیکن وہ ٹالتی رہی کہ دیکھو مالک نے اس بد فعلی سے بچنے کے لئے مجھے چمڑے کی شلوار پہنا رکھی ہے اور اس کا اتارنا مشکل ہے۔ نوزل نے کہا تم رضی ہو جاؤ اس کا بندہ بے ست مریے ذمہ رہا۔ آخر منہا رضی ہو گئی تو نوزل نے ایک ناقہ کا دودھ نکالا اور اس کی جھاگ کو شلوار کے اوپر لگا کر نرم کر لیا اور منہا کے کہا کہ اب تم درخت کی ٹہنی پکڑ کر کھڑی ہو جاؤ۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ تو نوزل نے شلوار کو کھینچا۔ شلوار اُڑ گئی تو پھر نوزل نے منہا کے بد فعلی کی۔ منہا نے اس بد فعلی کے ثمر کو ایک لڑکے کی شکل میں جنم دیا۔ مالک کے ڈر سے اُسے کوڑے کے ڈھیر پر پھینک دیا۔ ایک شخص اُسے اٹھائے گیا۔ پالا اور اس کا نام خطاب رکھا۔

خطاب جو ان ہوا تو یہ جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر لایا کرتا تھا اور لکڑیوں کو بازار میں فروخت کر کے گزر بسر کیا کرتا۔ ایک دن جنگل سے لکڑیاں لینے گیا تو کیا دیکھا کہ منہا لیٹی ہوئی ہے اور اپنی دونوں ٹانگوں کو اس نے آسمان کی طرف اٹھا رکھا ہے۔ خطاب نے آؤ دیکھا۔ تاؤ نورا پھلانگ لگائی اور منہا کی ٹانگوں کے درمیان پہنچ گیا۔ خطاب نے منہا کے جو رشتہ میں اس کی ماں ہوتی فعل بد کا ارتکاب کیا۔ تو منہا کے بطن سے ایک لڑکی پیدا ہوئی۔ اس لڑکی کو بھی سردار کے ڈر سے کوڑے کے ڈھیر پر پھینک دیا۔ اس کو ہشام اُٹھائے گیا۔ خطاب کا ہشام کے ہاں آنا بانا تھا یہ لڑکی جب جوان ہوئی تو خطاب نے ہشام سے اس کا رشتہ مانگا تو ہشام راضی ہو گیا۔ خطاب شادی کر کے اس کو گھر لایا۔ کچھ مدت کے بعد اس کے بطن سے لڑکا پیدا ہوا جس کا نام خطاب نے عمر رکھا۔ اب ماں بیٹے اور باپ کا بحینہ الطرفین ہونا آپ خود ملاحظہ کریں کہ ماں بیٹے اور باپ کے ایک رشتہ بنتے ہیں۔

شیخ رسالت کے پڑانوں کے خلاف (۲۴) پاکستانی رشیدیوں کی ہرزہ سرائی کی ایک جھلک

عبارات منقذہ از کتاب (مقتاب)

مکتبہ ملی اکبر شاہ - اشتر ساجہ کیمٹی ۳۳ - ۵ - ۹ یوسف پور

بڑے بڑے صحابہ پر منافقین کی طرح جنگ

احزاب میں لرزہ طاری تھا

عبارت ۱ : جنگ احزاب میں تو مسلمانوں پر مارے خوف کے لرزہ طاری تھا
بات صرف منافقین یا عام مسلمانوں کی نہیں ہو رہی بلکہ ان بڑے صحابیوں کی بھی ہو
رہی ہے جن کے دھکے بچ رہے ہیں - (ص ۹)

حضرت عمر کا تلوار نکال کر کہنا کہ محمدؐ مرے نہیں
شدت غم کی وجہ سے نہیں بلکہ یہ سب ڈھونگ تھا

عبارت ۱ : حضرت عمر کا تلوار نکال لینا اور یہ کہنا محمدؐ مرے نہیں ہیں اور یہ کہ اگر کسی
نے ایسا کہا تو گردن مار دوں گا شدت غم کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ یہ سب ڈھونگ تھا
محض اس لئے کہ جب تک مشیر خاص حضرت ابو بکرؓ نہ آجائیں پبلک کو یونہی الجھائے

(ص ۱۵)

رہو -
شیخین کے عمل سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ انہیں رسول اللہؐ

سے زیادہ دنیاوی اقتدار سے محبت تھی

عبارت ۱ : اگر آج تاریخ کی روشنی میں صحابہ کرام کی شخصیتوں کے کمزور پہلوؤں
پر گفتگو کی جاتی ہے تو کہا جاتا ہے کہ اس قسم کی گفتگو نہ کیجئے کیونکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ رسول
www.jmmpak.tk

اشیخ رسالت کے پرانوں کے خلاف (۱۸) پاکستانی رشدیوں کی ہرزہ سرائی کی ایک جھلک

اللہ اپنے قریبی ساتھیوں کو بھی نہ سدھار سکے اور ان کی تعلیمت ناکام رہیں۔
اب ہم بھی یہی بات پوچھتے ہیں کہ اگر یہ کہتا صحیح ہے کہ حضرت شیخین سقیفہ بنی سعد
اس لئے گئے تھے کہ انصار مدینہ وہاں جمع ہو کر خلافت کا فتنہ پیدا کرنا چاہتے تھے تو
انصار کا یہ انداز کتنا غلط تھا کیا رسول اللہ کی تعلیمات کا یہی اثر تھا کہ وہ اپنے دشمن کی میت
چھوڑ کر عام دنیا داروں کی طرح حصول اقتدار کے لئے فتنہ پر آمادہ ہو جائیں ان کے
اس عمل سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ انہیں رسول اللہ سے زیادہ دنیاوی اقتدار سے
محبت تھی۔

بہر حال ہر انصاف پسند کا یہی فیصلہ ہو گا کہ جو بھی رسول اللہ کے جنازے کو
چھوڑ کر اقتدار کی کوششوں میں لگا اس نے نہ تو رسول اللہ کی تعلیمات کا اثر قبول کیا
اور نہ ہی اسے رسول اللہ سے محبت تھی۔ ص ۱۴ - ۱۵

**ابوبکر و عمر کی کامیاب منصوبہ بندی کے سبب
محمد کا محمد جیسا بھائی اپنے حق سے مدتوں محروم رہا**

عبارت : حضرت ابوبکر ابن ابی قحافہ اور حضرت عمر ابن خطاب یہی حضرات ہیں
کہ جن کی کامیاب منصوبہ بندی کے سبب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا محمد جیسا بھائی مدتوں
اپنے حق سے محروم رہا (ص ۲۰)

حضرت عمر نے مطلق العنان بادشاہ کی طرح تمام عمر حکومت

عبارت : حضرت عمر نے تمام عمر ایک مطلق العنان بادشاہ کی طرح حکومت
کی ان کی سختی اور احکام دونوں ان کی جذباتی کیفیات کے تابع تھے نہ کہ اسلامی
ضابطوں کے

شمع رسالت کے پروانوں کے خلاف (۲۹) پاکستانی رشیدیوں کی ہرزہ سرائی کی ایک جھلک

عبارت : قرآن کہتا ہے رسول کی آواز پر اپنی آواز بلند نہ کرو اور عمر کے مزاج کی سختی کا تقاضا یہ کہ اپنی مصلحت کو دیکھو اگر رسول بنجار کی حالت میں وقت آخر کچھ لکھنا چاہیں تو رکاوٹ بن جاؤ اور چیخ پکار کا ایسا ماحول پیدا کرو کہ رسول بے بس ہو جائیں (ص ۲۲)

عبارت : حضرت عمر کی تو پوری زندگی درستی کی تصویر تھی کبھی کبھی تو غیظ و غضب جنون کی سرحدوں کو چھونے لگتا۔ (ص ۲۲)

عبارت : زبان اور کوڑے کا بے دریغ استعمال کرتے تھے جس سے ان صحابہ کی بھی سنت محفوظ نہیں تھی کہ جن کا شمار عشرہ مبشرہ میں ہوتا تھا۔ ص ۲۳

حضرت عثمان نے کیا توبہ بھلی

عبارت : حضرت عثمان کا کردار ملاحظہ ہو کہ خشتِ اک کے لئے سیرتِ شیخین پر چلنے کا اقرار تو کر لیا مگر کیا وہ کہ توبہ بھلی - (ص ۲۶)

سیرتِ شیخین خلاف قرآن و سنت اجتہادات

عبارت : عثمان نے سیرتِ شیخین پر چلنے کا اقرار تو کر لیا اور خلافت لے لی مگر سیرتِ شیخین کے صرف ایک پہلو کو اپنا یا یعنی خلاف قرآن و سنت اجتہادات کے سلسلہ میں ان کی خوب پیروی کی ص ۲۸

کل علی نے سیرتِ شیخین پر چلنے کا وعدہ نہ کر کے حکومت کو لات مار دی آج علی کے ماننے والے کیسے مان لیں کہ شیخین کے اسلام کو مسلط کر دیا جائے۔ ملخص ص ۲۸-۲۹

قرآن و سنت کے خلاف ابو بکر و عمر کے اجتہادات کی فہرست ص ۲۹-۳۰

آج تو ہمارے ملک کن جہود پر ہے کہ مسلمان دھاندلی سے حکومت بنائے

شیخ رسالت کے پرانوں کے خلاف (۳۰) پاکستانی رشیدیوں کی ہر روز سرائی کی ایک جھلک

دالوں پر لعن طعن کرتے ہیں مگر بعد رسولؐ تا بڑ توڑ دھاندلیوں کو جمہوریت کا نام دیتے ہیں اور غصہ کرتے ہیں (حصہ ۱۳۴)

رسولؐ کی جگہ پر بیٹھنے والے خلیفوں کے آگے سر جھکانے والوں کی تعداد تو زیادہ تھی مگر دراصل یہ اپنی مصلحتوں کے غلام تھے (حصہ ۵۳)

عبارت منظر از کتاب بیعت علی
مؤلف وہی خاندانہ ناشر فضل حسینی ناظم آباد نمبر ۷

قرآن کافی کا نعرہ مسلمانوں کی گمراہی کا سبب بنا

عبارت : لیکن تاریخ کا افسوسناک باب ہے کہ حضرت ختمی المراتب صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آخری وقت دو ہمارے لئے قرآن کافی ہے کا نعرہ بلند کر دیا گیا قرون اولیٰ سے لے کر اب تک مسلمانوں کی گمراہی کا باعث خبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی روشنی میں یہی نعرہ قرار پاتا ہے (حصہ ۱۰)

مسلمانوں نے اپنی اغراض کے مطابق قرآن مجید کی تحریفیں کیں

عبارت : سنت سے انحراف کی بناء پر مسلمانوں نے قرآن مجید کی اپنی اغراض کے مطابق تاویلیں اور تحریفیں کیں (حصہ ۱۰)

آہ! آہ! اس نامسعود بساعت کو جس میں حضرت
ابوبکر نے خلافت حضرت عمر کے سپرد کی

عبارت : آہ! آہ! اس نامسعود بساعت کو جس میں حضرت ابوبکر نے
خلافت حضرت عمر کے سپرد کی تعجب بالائے تعجب ۔ انسان زندگی بھر استغناء
ظاہر کرے اور چلتے وقت اس طرح دوسرے کے حوالے کر جائے کہ گویا اس کی
ذاتی ملکیت یا پدری میراث ہے ص ۲۲

اصحاب رسول کا انکار حدیث

عبارت : شاید ہی دنیا میں کسی حدیث کا اس طرح انکار کیا گیا ہو جس
طرح کہ احادیث خلافت امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام
کا انکار کیا گیا ص ۱۸

مسلمانوں کی ایک جماعت کا بیعت کیلئے

حضرت علی پر ظلم - ایک جھلک

عبارت : مسلمان کی ایک جماعت نے بعد ختمی المرتبت حضرت علی
علیہ السلام سے بیعت لینے کی بیعت کوشش کی لیکن حضرت علی علیہ السلام اپنے
گھر میں آگ لگوائی جناب غن شگم مادر میں شہید ہوئے۔ اپنے گلے میں رسی
بندھوائی لیکن بیعت نہیں کی ص ۱۱

تاریخ اسلام کا سب سے بڑا متنازع اور اختلاف جو رسول مقبول
کے زمانہ مہن میں واقع ہوا آپ وصیت کے لئے قلم اور دوات مانگتے

اشیخ رسالت کے پرانوں کے خلاف (۳۲) پاکستانی رشیدیوں کی ہرزہ سرائی کی ایک بھلک

رہے اور حضرت عمر اور ان کے ہمناؤں نے نہیں دیا حد ۲۸

عبارات منقطہ از کتاب "صرف ایک راستہ"

معنی عبد اکرم مشتاق، ناشر حجت اللہ بک اعظمی، موٹن مارکیٹ، بالمقابر، نیو
یہن مسجد، ایم اے جلد روڈ، کراچی

شریر منافقوں کی تفرقہ بازی سے بعد وفات رسول اختلافات کی آگ بھڑک اُٹھی

عبارت : امت محمدیہ میں شریر منافقوں نے تفرقہ بازی کا ایسا زہریلا
نتیجہ دیا کہ جس کی وجہ سے وفات رسول ہوتے ہی اختلافات کی آگ بھڑک
اُٹھی اور اس دن سے آج تک باہمی اختلافات کے سلسلے میں شدید نزہ
آزمائیاں ہوتی رہیں نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ محاسن تعلیمات اسلام سے مستفیض
نہ ہو سکے

حد ۳

عبارت : آئمہ اہلبیت رسوائے رسول خدا کے انبیاء کے بھی امایں حد ۳۰
عبارت : خلفاء ثلاثہ کے دور کی ملکی فتوحات اور خزانے کے عطیات
نے مسلمانوں میں محبت سرمایہ داری کوٹ کوٹ کر بھردی تھی حد ۱۳۹
عبارت : لوگ جنازہ مصطفیٰ کو بے گور و کفن چھوڑ کر حصول اقدار
کی تقریروں میں منہمک ہو گئے حد ۲۰۸

حضرت عمر کو حضور کی وفات کا کوئی غم و حد نہ تھا

عبارت : بہر حال یہ بات ظاہر ہو گئی کہ انکار وفات کرنے والے شخص
کو حضور کی وفات کا کوئی غم و حد نہ تھا کیونکہ وہ تو وفات ہی کا انکار کر رہے
www.jmmpak.tk

شمع رسالت کے پروانوں کے خلاف (۴۶) پاکستانی رشیدیوں کی ہرزہ سرائی کی ایک جھلک

تھے اور آنسو بہانے کی بجائے تلوار دکھا کر قتل کی دھمکیاں دے رہے تھے
 غم وفات کہاں تھا؟ بلکہ مقصدِ اعلانِ اصل میں ”اقتدار“ ہی تھا۔ وہ مقصد جو
 انہوں نے حاصل کر لیا۔ سقیفہ میں حضرت ابو بکر کو حکومت پر قابض کر دیا گیا اور
 ان کی بیعت سب سے پہلے اُن ہی صاحبِ نئے کی، جنہوں نے وفات
 رسولؐ کا انکار کیا تھا۔ ص ۲۱۲

حضرت طلحہ وزیر مالی منفعات کے حاصل نہ ہونے
 کی بناء پر حضرت علیؑ کے خلاف ہوئے

عبارت ۱، معاویہ کا مقصد تو پوری سلطنت کا حصول تھا ہی لیکن ادھر
 جب حضرت طلحہ وزیر کی امیدیں رہنے آئیں اور ان کو حضرت امیرؑ سے کوئی مالی
 منفعت حاصل نہ ہو سکی تو وہ حضرت علیؑ کے خلاف اپنی اپنی جستجوئیں لگے ص ۲۸۱

حیات رسولؐ میں ذاتی اغراض پر رکھی ہوئی
 تحریکے وفات رسولؐ کے بعد البتہ سلاپید کر دیا

عبارت ۱، لیکن وفات رسولؐ کے بعد اس تحریک نے انقلاب پیدا
 کر دیا یہ آنحضرتؐ کی حیات ہی میں ذاتی اغراض کو مد نظر رکھے ہوئے تھے اور ان
 کے قائم کردہ نظام کے خلاف نہ صرف درون پردہ بلکہ بعض اوقات ظاہر بھی
 سرگرم عمل رہتی تھی لیکن جب اس تحریک کو کامیابی ہوئی اور اس کا اقتدار
 مستحکم ہوتا چلا گیا تو اسلامی و غیر اسلامی اموال اس قدر شیر و شکر ہو گئے کہ امتیاز
 کرنا دشوار ہو گیا۔ ص ۲۳۳

شیخ رسالت کے پرانوں کے خلاف (۳۷) پاکستانی رشدیوں کی ہرزہ سرائی کی ایک جھلک

عبارت منقذہ از کتاب سگ نشا بتوں پر

مصنف عبدالکریم مشتاق ناشر حسن علی بک ڈبوی بمبئی بازار نزد خوجہ شامسری مسجد کھاروی

عبارت ۱ خلافت ابو بکر ہر گز حق نہ تھی بلکہ اس کی بناء غضب، ظلم، جور اور تشدد کی سیاست پر تھی ص ۳۳

شاید روز محشر شیطان بھی ابو بکر و عمر کی بد اعمالیوں کا جدول اٹھائے میدان میں آنکے اور اپیل جم داخل کرے

عبارت ۱ اور تمہارے شمس و قمر ایسے چڑھے کہ دنیوی حکومت اور وجاہت کے حصول کی خاطر انہوں نے وہ چاند چڑھائے کہ جس سے انسانیت کی آنکھ کی روشنی جاتی رہی عدالت انسانیت کا گریباں چاک ہو گیا اور احسان فراموش جیسے بدترین اور قابل مذمت عمل کے مرتکب ہوئے

شاید روز محشر شیطان بھی ان بد اعمالیوں کا جدول اٹھائے میدان میں آنکے اور اپیل جم داخل کرے ص ۴۸

حضرت عائشہ کی مفسدانہ باغیانہ شریرانہ حرکات

عبارات ۱ ایسی حکم عدول خاتون کی باغیانہ مفسدانہ اور شریرانہ حرکات سے چشم پوشی کرنا گناہ عظیم تھا ص ۷۹

فہمٹ خلا ابو بکر سے ملت اسلامیہ میں ہر قسم کے فتنے نے جنم لیا

عبارت ۱ بلکہ وہ (جو لوگ حضرت فاطمہ کے گھر میں جمع تھے) تو ایک ایسی سازش کے بارے میں مصروف مشورہ تھے جس سے ملت

شیخ رسالت کے پرائیویٹ کے خلاف (۳۷) پاکستانی رشیدیوں کا ہرزہ سر ائی اے کی ایک جھلک

نے عملوں کا اعتراف کر دیا

(۱۳۳۴)

کر رہ گئے تھے اور ان میں قوت مزاحمت بالکل نہیں رہ گئی تھی۔ صد ۱۲۵

حضرت ابو بکر کا کوئی نظام حکومت ہی نہیں تھا۔ وہی قدیم بددیانہ طرز
 یہ ہے کہ بعض اوقات خود اُگلی اپنی حیثیت بھی صفر ہو کر رہ جاتی تھی۔ ص ۱۴۱
 ایسا معلوم ہوتا کہ بدکلامی اور بسیار گوئی آپ رجناب ابو بکر کی سرشت
 میں داخل تھی اور گالی کے کی عادت اتنی منجھت ہو چکی تھی کہ اسلام کی تعلیمات اور
 رسول اللہ کی صحبت رچا ہے وہ کبھی کبھار ہی سہی اس قبیح عادت سے ان کا
 پیچھا نہ چھڑا سکی (ص ۱۴۱)

ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ مسلمانوں کو حجاب الکریم سے اس قدر گناہ ہے

صورت میں سامنے آنے سے روکھی - (۱۳۹)
 مسکوم جو کہ جنگ کے پہلے صلاح و مشورے کی ایک یقینی و قطعی بات
 نہ کوئی معتدل رائے دیتے اور نہ ہی کسی جوش و خروش کا مظاہرہ کرتے اگر جنگ
 کی نوبت آئی جاتی تو میدان جنگ میں بھی گوشہ امن تلاش کرتے نہ تھے
 ہم حیران ہیں کہ جناب ابوبکر عام لوگوں کو تو یہ مشورہ دیتے ہیں کہ کتاب خدا
 کو کافی سمجھا جائے مگر آپ نے خود نظام حکومت سنبھالتے ہی کتاب خدا کو ایک
 طرف رکھ دیا اور مطلب برادری کے لئے صرف حدیث پر انحصار کیا اور ایسی حدیث
 پر کہ جس کے راوی بھی آپ خود ہی تھے اور جو قرآن کی واضح آیات کے بھی
 خلاف تھی

www.jmmpak.tk

شیخ رسالت کے پرانوں کے خلاف (۳۸) پاکستانی رشدیوں کی ہرزہ سرائی کی ایک جھلک

خلافت کی اصلی کہانی سقیفہ بنو ساعدہ سے شروع ہوتی ہے مگر اس کی منصوبہ بندی حیات رسول ہی میں کر لی گئی تھی جناب ابوبکر و عمر شاید اسلام سے وابستہ ہی سقیفہ بنو ساعدہ میں جانے کیلئے ہوئے تھے ص ۱۵۵

کتاب کا آخری پیرا گراف

حضرت ابوبکر اور ان کے نامزد کردہ خلیفہ عمر کے دور حکومت میں ظلم کی اتنی نظیریں موجود تھیں کہ ان کے بعد آنے والا منظر ظلم و غاصب حکمران بڑے اطمینان کے ساتھ ظلم و جور کا بازار گرم رکھتا۔ اور یہ سفاک ابوبکر و عمر کے لائے ہوئے انوکھے سامراج کے ورثہ دار تھے اور ان کے پاس ہر نوعیت کے ظلم کا ایک ہی جواب تھا کہ یہ سب کچھ تو ابوبکر و عمر جیسے باران رسول کر پکے ہیں (ص ۱۵۹)

عبارات مختلفہ از کتاب حکومت اسلامی - اردو ترجمہ

تالیف خمینی صاحب - ناشر مکتبہ رضائیہ ۲۴ فیبروری ۱۳۸۱ بی ایریا کراچی

ملک مقرب یا نبی آئمہ کے مقام کو نہیں پہنچ سکتا

عبارت : ہمارے ضروریات مذہب میں یہ بات داخل ہے کہ کوئی بھی آئمہ کے مقام معنویت تک نہیں پہنچ سکتا۔ چاہے وہ ملک مقرب یا نبی مرسل ہو وہ بھی وہاں تک نہیں پہنچ سکتا ص ۴۰

ابوبکر و عمر نے بہت سے معاملات میں حضور کی مخالفت کی

عبارت : پہلے دو خلیفاؤں نے اپنی شخصی و ظاہری زندگی میں حضور اکرم کی سیرت کو اپنایا تھا اگرچہ دوسرے بہت سے معاملات میں حضور کی مخالفت کی تھی

شیخ رسالت کے پڑانوں کے خلاف (۴۹) پاکستانی رشیدیوں کی ہرزہ سرائی کی ایک جھلک

خلفاء ثلاثہ وغیرہم سے بروز قیامت سوال کیا جائیگا کہ جب تم میں اہلیت نہ تھی تو حکومت پر غاصبانہ قبضہ کیوں کیا

عبارت : خلفاء ثلاثہ (ابوبکر، عمر، عثمان) معاویہ، خلفاء بنی امیہ خلفاء بنی عباس اور جو لوگ ان کے حسب منشاء کام کیا کرتے تھے ان سب سے احتجاج کیا جائے گا کہ تم نے نظام حکومت پر غاصبانہ قبضہ کیوں کیا؟ جب تم میں اہلیت نہیں تھی تو خلافت و حکومت پر کیوں قابض ہوئے؟

حصہ دوم ص ۹

ابو ہریرہؓ بناوٹی اتحاد گھڑیں

عبارت : ابو ہریرہؓ بھی قباء میں سے تھے۔ لیکن خدا جانتا ہے کہ ابو ہریرہؓ معاویہ جیسے لوگوں کے لئے کتنی حدیثیں اس نے گھڑیں اور اسلام پر کتنی مصیبتیں ڈھائیں کیونکہ یہ علماء سو میں سے تھا حصہ ۸۰ حصہ دوم

صدر اسلام میں دشمنوں نے خدا اور رسولؐ کے پسندیدہ افراد کے ہاتھ حکومت ہمیں آنے دی

عبارت : صدر اسلام میں بھی دشمنوں نے حکومت ایسے افراد کے ہاتھ میں نہیں آنے دی جن سے خدا اور رسولؐ خوشی تھے۔ ص ۵۳ حصہ دوم

خلفاء ثلاثہ (ابوبکر و عمر عثمان) کیلئے (معاذ اللہ) لعنہم اللہ

عبارت : دشمنان آل محمد و بنی امیہ لعنہم اللہ نے خواہ مخواہ کی رحلت کے بعد اسلامی حکومت حضرت علیؓ کے ہاتھوں میں نہیں دی ص ۲۴

شیخ رسالت کے پرانوں کے خلاف ۵۰ پاکستانی شیعہ یوں کی ہرزہ سرائی کی ایک جھلک

عبارات مغلطہ از کتاب کشف الاسرار - مؤلف خمینی صاحب

لیا اصحاب رسول کے بارہ میں خمینی کا نظریہ

○ اگر بالفرض قرآن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی امام کا ویسی حضرت علی کا نام بھی ذکر کر دیا جاتا تو یہ کہاں سے سمجھ لیا گیا کہ اس کے بعد امامت و خلافت کے بارہ میں مسلمانوں میں اختلاف نہ ہوتا۔ جن لوگوں نے حکومت و ریاست کی طمع ہی میں برسہا برس سے اپنے کو دین پیغمبر یعنی اسلام سے وابستہ کر رکھا تھا اور چپکار رکھا تھا جو اسی مقصد کیسے سازش اور پارٹی بندی کرتے رہے تھے ان سے ممکن نہیں تھا کہ قرآن کے فرمان کو تسلیم کر کے اپنے مقصد اور اپنے منصوبے سے دست بردار ہو جاتے جس جیلے اور پس پینیر، جس کا مقصد یعنی حکومت و اقتدار حاصل ہوتا وہ اس کو استعمال کرتے اور بہر قیمت اپنا منصوبہ پورا کرتے۔

کشف الاسرار ص ۱۱۳-۱۱۴

○ خمینی صاحب مخالفانے ابو بکر یا فخر قرآن کا باب قائم کر کے لکھتے ہیں

”اگر آپ کہیں کہ قرآن میں اگر صراحت کے ساتھ حضرت علی کی امامت و ولایت کا ذکر کر دیا جاتا تو شیخین (ابو بکر و عمر) اس کے خلاف نہیں کر سکتے تھے اور اگر بالفرض وہ اس کے خلاف کرنا چاہتے تو عام مسلمان قرآن کے خلاف ان کی اس بات کو قبول نہ کرتے اور نہ ان کی بات چل سکتی (خمینی صاحب اس کے جواب میں فرماتے ہیں کہ یہ خیال اور یہ خوش گمانی غلط ہے ہم اسکی پسند مثالیں یہاں پیش کرتے ہیں کہ ابو بکر نے اور اسی طرح عمر نے قرآن کے احکام و احکام کے خلاف کام اور فیصلے کیے اور عام مسلمانوں نے انکو قبول بھی کر لیا کسی نے مخالفت نہیں کی“

کشف الاسرار ص ۱۱۵

شیخ رسالت کے پرائونوں کے خلاف (۷۱) پاکستانی دانشوروں کی ہرزہ سرائی کی ایک جھلک

○ خمینی صاحب نے مسئلہ پر مخالفت عمر باقران خدا کا باب قائم کر کے آخر میں حدیث قرطاس کا ذکر کیا ہے اس سلسلہ کلام میں فاروقی اعظم کی شان میں اس کے آخری الفاظ یہ

اس کلام یادہ کہ از اصل کفر و زندقہ ظاہر شدہ مخالف است بآیات اور قرآن کریم و کشف الاسرار ص ۱۱۹ اس جلد میں حضرت فاروقی اعظم کو صراحتاً کافر و زندقہ قرار دیا گیا ہے

عبارات مغلطہ از کتاب کلید منائرہ
مؤلف مولوی برکت علی شاہ وزیر آبادی دہلی
ناشر شیخ سرفراز علی اینڈ سنز کشمیری بازار (لاہور)

- ۱۔ ابوبکر بزرگ ہونے کے علاوہ احمق بھی تھا۔ (حالات ابوبکر ص ۱۲۲)
- ۲۔ (عائشہ و حفصہ) جہلی طور پر بیان کیا کہ وراور ٹیڑھے دل والی تھیں (ص ۳۱۹)
- ۳۔ ابوبکرؓ اور شیطان کا ایمان مساوی ہے (حالات ابوبکر ص ۱۰۸)
- ۴۔ ثلاثہ مسلمان نہ تھے (دعویٰ ہیرہ فیک ص ۱۳۸) (ص ۲۱۱)
- ۵۔ ثلاثہ بت پرست تھے (۱۳۵)
- ۶۔ عمرؓ تمام عمر کھڑے کھڑے پیشاب کرتا رہا۔۔۔ عمرؓ نے مرتے دم تک شراب ترک نہ کی۔۔۔ عمرؓ بحالت جبر تب نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔۔۔ ثلاثہ نے تمام عمر خلتہ نہیں کرایا (باب خلافت ابوبکر ص ۱۳۶)
- ۷۔ خالد بن ولیدؓ جیسے شقی اور مرتد کو سیف اللہ کہنا یا اس کی تعریف میں کچھ لکھنا عین کفر اور عین ارتداد ہے (ص ۱۴۲)
- ۸۔ ابوبکرؓ کو خلافت ایک وارہ میں ملی جہاں رزیے اور بد معاش لوگ بھنگ چرس پینڈ و اور شراب پیتے تھے۔ اور عمرؓ کو خلافت پافانہ میں ملی (ص ۱۴۳)
- ۹۔ مخش اور گندمی گالیاں دینا ابوبکرؓ کی عادت میں داخل تھا (ص ۱۴۸)

اشیخ رسالت کے پرانوں کے خلاف ۴۱) پاکستانی رشدیوں کی ہرزہ سرائی کی ایک بھلک

۱۰۔ ایسے پاک نفوس (اصحابِ ثلاثہؓ) پر ایک لمحہ میں ہزار دفعہ بھیجنا

ہر مسلمان پر واجب ہے۔ (ص ۲۱۱)

۱۱۔ حضرت ثلاثہ آنحضرتؐ کے مارِ آستین تھے (ص ۲۱۷)

۱۲۔ دیانت، امانت (عمرؓ) کے دل سے اس طرح غائب تھی جس طرح گدھے کے

سر سے سینک۔ احکام شریعت اس کے عہدِ خلافت میں ایک فٹ بال کی طرح

تھے جس کو ٹھوکروں سے جدھر چاہتے جاتا۔ ص ۲۳۳

۱۳۔ قرآن پاک کو سر پر رکھ کر اور ہاتھ اٹھا کر قسمیں کھانا اور

پھر بدل جانا (عثمانؓ) کی عادت میں داخل تھا۔ (۳۰۵)

۱۴۔ معاویہؓ ولد ابی سفيان تھا۔ (ص ۲۲۸)

۱۵۔ اصحابِ ثلاثہؓ کفر میں پیدا ہوئے، کفر میں پرورش پائی اور

کفر میں فوت ہوئے (ص ۲۳۳)

۱۸۔ رسول پاکؐ کے سوا تمام انبیاء اور ملائکہ آپؐ کے آستانہ عالیہ کے ادنیٰ

غلام ہیں (ص ۳۵)

۱۹۔ امام بخاریؒ کو خدا اور رسولؐ کا دشمن نہ کہنا عین کفر ہے (ص ۵۲)

بقیہ: احتجاجِ طبری

تالیف کردہ قرآن کو ظاہر کر دیا تو کیا تمہارا یہ سارا کسا ر عمل باطل نہیں ہو جائے گا۔ عمر

نے کہا پھر کیا حیلہ ہو سکتا ہے۔ زید نے کہا کہ حیلہ تم زیادہ جانتے ہو۔ پس عمر نے کہا کہ

اس کے سوا اور کیا حیلہ ہو سکتا ہے کہ ہم اسے (یعنی علی کو) قتل کر دیں اور اس سے

آرام پائیں۔ پس خالد بن ولید کے ذریعہ علی کے قتل کی تدبیر طے پائی مگر وہ اس پر

۱۵۵-۱۵۶ احتجاجِ طبری

www.jmmpak.tk

قادر نہ ہو سکا۔

شمع رسالت کے پرانوں کے خلاف (۳۰) پاکستانی رشتہ یوں کی ہرزہ سرائی کی ایک جھلک

عبارت منقذہ از کتاب قول غیور فی وعدہ منت رسل
مصنف علامہ حسین بخاری۔ جامعۃ المنقذہ۔ ایک ہلاک۔ ماقول ثاؤن لا یجور

ابو بکر صدیق و عقیل بن ابی طالب پہلے درجہ
کے پھکڑ باز تھے۔ (ص ۳۰۷)

خالد سیف اللہ کی داری حضرت عثمانؓ کی والدہ اردی بنت
کریمہ نے عمل کسی سے کرایا اور بچہ کسی سے ملوایا ص ۳۰۸

(نوٹ) واضح ہو کہ حضرت عثمانؓ کی والدہ آنحضرتؐ کی بھو بھی زاد بہن تھی۔ از مرتب
جناب معاویہؓ کے بارہ میں کہا گیا ہے کہ قریش کے چار آدمیوں
میں سے کسی ایک کے فسرزند تھے۔ ص ۳۱۰

(نوٹ) واضح ہو کہ حضرت معاویہؓ کی ہمیشہ حضرت ام حبیبہؓ کو آنحضرتؐ کی
زوجہ محترمہ ہونے کا شرف حاصل ہے۔ از مرتب

عمر کا داماد علیؓ اور عثمانؓ کا داماد نبیؐ ہونا سفید جھوٹ ہے

جناب عثمانؓ ذوالنورین نے اپنی بیوی ام کلثومؓ کی موت کے
بعد ان کے مردہ کے ساتھ ہمبستری کر کے نبی کریمؐ کو اذیت پہنچائی۔

(ص ۳۲۰)

الشیخ یونس بن ابی اسحاق (رحمۃ اللہ علیہ) کا بیان ہے کہ یونس کی ہر روز سترائی کی ایک جھلک

بیاد میں منظرہ رکھ کر ہر روز صبح کی جوت پہن کر اس کو منظرہ میں لکھ کر رکھ دینا اور ہر روز اس کو منظرہ میں لکھ کر رکھ دینا اور ہر روز اس کو منظرہ میں لکھ کر رکھ دینا

ابو بکر اور شیطان کا ایمان برابر ہے (ص ۱۸)

جناب عمر جہنم کا مالک ہے (اور جہنم تو یہ تھا کہ جہنم کا گیت جو مالک ۴۲)

بہترین جناب عمر اپنی بیوی سے غیر فطری اس فیہ مالہ

طریقہ سے پھیلنے کی کتاب تھا (ص ۴۲)

جناب عمر رات کے وقت لوگوں کے گھر میں جھانک

کر ان کے عیث تلاش کرنا تھا جو قرآن حکیم کی عمالہ تھے (ص ۴۲)

جناب عمر شراب حرام ہونیکے بعد بھی شراب پیتے رہے (ص ۴۲)

جناب عمر کا ایمان پر مرنا مشکوک ہے (ص ۴۲)

جناب عائشہ اور حفصہ زوجہ نوح اور لوط کے ہم مرتبہ تھیں (ص ۴۲)

جس طرح جناب نوح اور لوط کی بیویاں طہیات میں داخل

نہیں اسی طرح عائشہ اور حفصہ بھی طہیات میں داخل نہیں (ص ۴۲)

(۶۶)



شمع رسالت کے چراغوں کے خلاف (۵) پاکستانی رشیدیوں کی ہرزہ سرائی کی ایک نمونہ

عبارت مفادہ از کتاب حق الیقین

تالیف: علامہ مجلسی، مطبوعہ ایران

ابوبکر و عمر دونوں کافر ہیں

○ آزاد کردہ حضرت علی ابن الحسین علیہ السلام از آنحضرت پر سید کہ مراد تو حق

خدمت است مرا خبر دہ از حال ابوبکر و عمر حضرت فرمود ہر دو کافر بودند

حق الیقین ص ۵۲

ترجمہ: حضرت علی بن حسین سے انکے آزاد کردہ غلام نے دریافت کیا کہ...
کہ مجھے ابوبکر و عمر کے حال سے آگاہ فرمائیں۔ حضرت نے فرمایا کہ دونوں کافر

ابوبکر و عمر فرعون و ہامان ہیں

○ مفصل پر سید کہ مراد از فرعون و ہامان در این آیت چیست حضرت فرمود

حق الیقین ص ۵۲

کہ مراد ابوبکر و عمر است

ترجمہ: مفصل نے امام جعفر صادق سے پوچھا کہ قرآن مجید کی اس آیت میں
فرعون و ہامان سے کون مراد ہیں حضرت نے فرمایا ابوبکر و عمر

ابوبکر و عمر عثمان و معاویہ جہنم کے صندوق میں

○ امام جعفر سے منقول ہے کہ جہنم میں ایک کنواں ہے کہ اہل جہنم اس کنوئیں کے

عذاب کی شدت و حرارت سے پناہ مانگتے ہیں۔ اور پھر اس کنوئیں میں آگ کا ایک
صندوق ہے جسکی شدت و حرارت کے عذاب سے اس کنوئیں والے پناہ مانگتے

ہیں۔ اس کنوئیں میں چھ آدمی پہلی امتوں کے آنحضرت آدم کا بیٹا قابیل جس نے بائبل
کو قتل کیا تھا۔ عمرو و فرعون اور ابراہیم کا گلا گرتے والے سامری تھوگا اور چھ

شیخ رسالت کے پرانوں کے خلاف ۵۶۱ پاکستانی رشیدیوں کی ہرزہ سرائی کی ایک جھلک

آدمی اس امت سے ہونگے۔ ابوبکر۔ عمر۔ عثمان۔ معاویہ۔ خوارج کا سربراہ
اور ابن طلحہ۔
حق یقین ص ۵۲۲

ابوبکر و عمر شیطان سے زیادہ شقی ہیں

○ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ امیر المومنین حضرت علی فرماتے ہیں کہ ایک دن کوفہ سے باہر نکلا تو اچانک شیطان سے ملاقات ہو گئی میں نے شیطان سے کہا تو جب گمراہ شقی ہے۔ تو شیطان نے کہا امیر المومنین آپ ایسا کیوں کہتے ہیں۔ خدا کی قسم میں نے آپ والی بات خدا تعالیٰ کے سامنے جبکہ ہمارے درمیان کوئی تیسرا نہ تھا نقل کی تھی..... کہ الہی میں گمان کرتا ہوں کہ تو نے مجھ سے زیادہ شقی تر پیدا نہیں کیا۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ نہیں میں نے تجھ سے زیادہ شقی تر مخلوق پیدا کی ہے۔ جاؤ جہنم کے خازن سے میرا سلام کہو اور اسے کہو کہ مجھ کو انکی صورت اور جگہ دکھاؤ..... میں نے اس سے کہا تو خازن جہنم مجھے لیکر اول دوم سوم چہارم پنجم اور ششم وادی جہنم سے ہوتا ہوا ساتویں جہنم کی وادی میں پہنچا..... وہاں کیا دیکھا کہ دو شخص ہیں کہ ان کی گردن میں آگ کی نچیریل ڈالی ہوئی ہیں اور انہیں اوپر کی طرف کھینچا جاتا ہے اور اوپر ایک گر وہ کھڑا ہوا ہے جن کے ہاتھ میں آگ کے گز ہیں وہ ان دو کے سر پر مارتے ہیں۔ میں نے مالک جہنم سے پوچھا یہ کون ہیں تو اس نے کہا کہ ساق عرش پر لکھا ہوا نہیں دیکھتا کہ یہ..... ابوبکر و عمر ہیں۔

حق یقین ص ۵۲۹

ابوبکر و عمر کو سولی پر لٹکایا جائے گا

○ امام جعفر امام بہدی (یعنی امام غائب) کے دوبارہ آنے کی تفصیلات کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جو مومنین میں وارد ہونگے قرآن سے

شمع رسالت کے پڑانوں کے خلاف ۴۹ پاکستانی رشیدیوں کی ہرزہ سرائی کی ایک جھلک

ایک عجیب امر ظہور پذیر ہو گا۔۔۔۔۔۔ وہ یہ کہ۔۔۔۔۔۔ حضرت ابو بکر و عمر کی نعشوں کو قبروں سے باہر نکال کر ان کے جسم سے کفن کو اتار کر انہیں درخت پر لٹکا کر سولی دی جائے گی۔۔۔۔۔۔ پھر ان دونوں ملعونوں کو اتار کر بقدرت الہی زندہ کیا جائے گا۔۔۔۔۔۔ اور پھر انکو سولی پر لٹکا دیا جائے گا اور امام مہدی کے حکم سے زمین سے آگ ظاہر ہو کر انہیں جلا کر راکھ کر دیگی۔ آپ کے شاگرد مفصل نے دریافت کیا اے میرے سردار کیلئے آخری عذاب ہو گا۔۔۔۔۔۔ حضرت نے فرمایا انہیں بلکہ ایک دن رات میں انکو ہزار مرتبہ سولی پر لٹکایا جائیگا اور زندہ کیا جائے گا۔

حق یقین ص ۲۶-۲۵-۳۴۴

عبارات از تفسیر قرآن مجید مترجم حافظ فرمان علی

ناشر شیخ غلام حسین اینڈ سنز اردو بازار لاہور پاکستان پیر ابراہیم ٹرسٹ کراچی ۵

یہ ظاہر ہے کہ اس زمانہ تک قرآن مجید میں کیا کیا تغیرات ہو گئے

ص ۲۱۷ سورۃ المحمد آیت ۹

اور یہ آیت یہاں خواہ مخواہ داخل کر دی گئی ہے

ص ۳۶۵ سورۃ ہود آیت ۹

صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت اس مقام

کی نہیں بلکہ کسی خاص غرض سے داخل کی گئی ہے

ص ۲۷۳ سورۃ احزاب آیت ۴۴

شیخ رشاد نے ہوائوں کے غلاف ۵۸ پاکستانی رشتہ یوں کی ہر ذرہ سُر کی کی ایک جھلک

کچھ اصرار کیا ایسے بھی تھے جو رسول اللہ ﷺ

کی وفات کے بعد اپنے عہد پر قائم رہے

جس ۲۹ سورۃ التوبہ آیت ۲۴

بنیعت رضوان میں شامل تمام صحابہ سے خدا ہمیشہ کیلئے
راضی نہیں ہوا ص ۱۸ سورہ فتح آیت ۱۸

حضرت علی کا فرمان - منافقین اپنے ایک ایک
آیت کے درمیان سے تہائی قرآن سے

کے بات اپنے خیال زیادہ ساقط کر دیا

○ صاحب احتجاج طبری نے حضرت علی کا ایک زندیق کے ساتھ طویل
مکالمہ نقل کیا ہے اس مکالمہ میں وہ زندیق حضرت علی پر ایک اعتراض کرتا
ہے کہ آیت وان خفتم الا تقسطوا فی الیتامی فانکھوا ما طاب لکم
من النساء اللآئۃ میں شرط و جزاء کے درمیان وہ تعلق اور جوڑ نہیں ہے
جو شرط و جزاء میں ہونا چاہیئے۔

اس کا جواب حضرت علی کی زبان سے یہ نقل کیا گیا ہے

هو مما قلتم ذکرہ من اسقاط المنافقین من القرآن
وبین القول فی الیتامی و بین نکاح النساء من الخطاب والقصص
اکثر من ثلث القرآن

شیخ رسالت کے پرانوں کے خلاف ① پاکستانی رشتہ یوں کی ہزارہ سرائی کی ایک بھلاک

تجربہ دینا ہی قلیل سے ہے جو کام میں چہے ذکر کر چکا ہوں یعنی منافقین نے قرآن میں سے بہت کچھ ساقط کر دیا ہے۔ اور اس آیت میں (یہ تصرف ہوا ہے) ان خفتم فی البیت امی اور فانکھوا ما طاب لکم من النساء کے درمیان ایک تہائی قرآن سے زیادہ تھا (جو ساقط اور غائب کر دیا گیا ہے) اسمیں خطاب تھا اور قصص تھے۔
استحاج طبرسی ص ۲۵۲

مکمل قرآن مجید کسی کے پاس نہیں

○ جابر سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر کے والد (امام باقر) سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کسی شخص کو یہ کہنے کی ہرارت و طاقت نہیں کہ اس کے پاس مکمل قرآن ہے اس کا ظاہر بھی اور باطن بھی سوائے اوصیاء کے
اصول کافی ص ۱۷۸ مطبوعہ تہران

اصل قرآن موجودہ قرآن سے دو حصے بڑا تھا

○ ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ قرآن جو جبرئیل علیہ السلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر لکھ کر نازل ہوئے تھے انہیں (۱۷۰۰۰) سترہ ہزار آیتیں تھیں
اصول کافی ص ۲۴۳
(موجودہ قرآن مجید میں خود شدید مصنفین کے لکھنے کے مطابق کل ساڑھے چھ ہزار آیات بھی نہیں)

اصلی قرآن وہ تھا جو حضرت علی نے مرتب فرمایا تھا وہ امام غائب کے پاس ہے اور موجودہ قرآن سے مختلف ہے
○ امام باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اس نے پورا قرآن

شیخ رسالت کے پرانوں کے خلاف ۵۰ پاکستانی رشیدیوں کی ہرزہ سرائی کی ایک جھلک

جمع کیا ہے جس طرح نازل کیا گیا ہے وہ کذاب ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تنزیل کے مطابق قرآن کو صرف حضرت علی ابن ابی طالب ہی نے جمع کیا اور اللہ بجزائمہ علیہ السلام نے اسکو محفوظ رکھا

اصول کافی ج ۱۸

○ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب قائم (یعنی امام مہدی غائب) ظاہر ہونگے تو وہ قرآن کو اصلی اور صحیح طور پر پڑھیں گے اور قرآن کا وہ نسخہ نکالیں گے جسکو حضرت علی نے لکھا تھا اور امام جعفر نے یہ بھی فرمایا کہ جب حضرت علی علیہ السلام نے اسکو لکھ لیا اور پورا کر لیا تو لوگوں (یعنی ابو بکرؓ و عمرؓ وغیرہما) سے کہا کہ یہ اللہ کی کتاب ہے۔ ٹھیک اس کے مطابق جس طرح اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائی تھی۔ میں نے اسکو لو حین سے جمع کیا ہے۔ تو ان لوگوں نے کہا کہ ہمارے پاس یہ جامع مصحف موجود ہے اس میں پورا قرآن موجود ہے۔ ہمیں تمہارے یہ جمع کیے ہوئے اس قرآن کی ضرورت نہیں۔ تب حضرت علی نے فرمایا اللہ کی قسم اب آج کے بعد تم اسکو دیکھ بھی نہ سکو گے۔ اصول کافی ج ۲۳

○ ابی ذر غفاری روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو حضرت علی نے قرآن جمع کیا اور اس کو مہاجرین و انصار کے سامنے پیش کیا۔ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو وصیت فرمائی تھی۔ پس جب ابو بکر نے اس قرآن کو کھولا تو پہلے ہی صفحہ پر قوم کی رسوائی کا ذکر تھا۔ پس عمر اچھل پڑے اور کہا کہ اے علی اسکو لے جاؤ ہمیں اسکی کوئی حاجت نہیں۔ پھر ان لوگوں نے زید بن ثابت کو جو قاری القرآن تھے بلایا اور اس سے عمر نے کہا بے شک علی قرآن لائے تھے اور ہمیں مہاجرین و انصار کی رسوائی اور ہتک پائی جاتی ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ قرآن مجید کو اس طرح سے تالیف کریں کہ مہاجرین و انصار کی جو ہتک اور رسوائی کی باتیں میں انہیں ساقط کر دیں۔ زید نے اس ذمہ داری کو قبول کرتے ہوئے کہا کہ جس طرح تم لوگ چاہتے ہو اگر میں نے ویسے قرآن تالیف کر دیا اور پھر

باقی ص ۲۲ پر ملاحظہ فرمائیں

قرآن مجید میں تحریف کو ثابت کرنے والی

روایات کی تعداد دو ہزار سے زیادہ ہے

○ علامہ نوری طبرسی اپنی کتاب فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب (یہ ایک ضخیم کتاب ہے جس کا عنوان ہی یہ ہے کہ قرآن مجید میں تحریف کو ثابت کرنا) میں لکھتے ہیں کہ

ترجمہ ۱۔ بارہویں دلیل ائمہ معصومین کی وہ روایات ہیں جو قرآن کے بارے میں وارد ہوئی ہیں جو بتلاتی ہیں کہ قرآن کے بعض کلمات اور اس کی آیتوں اور سورتوں میں ان صورتوں میں سے کسی ایک صورت کی تبدیلی کی گئی ہے جن کا تو پہلے ذکر کیا جا چکا ہے اور وہ روایات بہت زیادہ ہیں۔ یہاں تک کہ (ہمارے جلیل القدر محدث، سید نعمت اللہ جزائری نے اپنی بعض تصانیف میں فرمایا ہے جیسا کہ ان سے نقل کیا گیا ہے کہ قرآن میں اس تحریف اور تغیر و تبدل کو بتلانے والی ائمہ اہل بیت کی حدیثوں کی تعداد دو ہزار سے زیادہ ہے۔ اور ہمارے اکابر علماء کی ایک جماعت نے مثلاً شیخ مفید، محقق داماد اور علامہ مجلسی نے ان حدیثوں کے مستفیض اور مشہور ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور شیخ طوسی نے بھی تبیان میں بصرحت لکھا ہے کہ ان روایتوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

اس کفر بخلا آواز بلند کرو اور کھلے

جو حضرات اس کتابچہ کا مطالعہ کرنے کے بعد پاکستانی رشدیوں کے خلاف قانونی یا تبلیغی کام کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں۔ وہ مندرجہ ذیل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

انشاء اللہ آپ سے بھرپور تعاون کیا جائے گا
اسی طرح جو حضرات حوالہ جات اصل کتب سے دیکھنے یا دیگر شکوک و شبہات کا کافی و کافی جواب حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ وہ بھی رابطہ فرما سکتے ہیں۔

پتہ

پروانہ صحابہ و خدام مذہب الہدیت

محمد اعظم طارق

خطیب جامعہ صدیق اکبر متصل محمدی (ناگن) چورنگی

نارتھ کوالی

کے از مطبوعات

انجمن میاہ صحابہ کراچی پاکستان